Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

فون ۲۴۹

تار کا پتہ: الفضل

روزنامہ
الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۹ محرم ۱۳۹۲ھ ۲۵ تبلیغ ۱۳۵۱ ہش ۲۵ فروری ۱۹۷۲ء | نمبر ۴۶

اخبار احمدیہ

ربوہ۔ ۲۴ تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۲۳ تبلیغ کی رپورٹ مظہر ہے کہ:۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی کیلئے اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۔ ۲۴ تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

سردرد اور کمزوری کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ عطا فرمائے اور تا دیر آپ کو سلامت رکھے۔ آمین

مکرم میاں عبدالحی صاحب مبلغ انڈونیشیا کا بڑا بیٹا عزیز عبدالشکور ربوہ میں گزشتہ ۱۲ روز سے بعارضہ یرقان بیمار ہے۔ ان کی اہلیہ صاحبہ محترمہ کی صحت بھی اکثر خراب رہتی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار کی خالہ جان محترمہ (بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب احمدی آف کاپٹی مرحوم) کی طبیعت کئی دنوں سے ناساز ہے۔ احباب ان کی صحت و سلامتی اور طویل عمر کیلئے دعا فرمائیں۔

(عبدالسلام اختر ایم ۔ اے ۔ ربوہ)

احمدی سرجن توجہ کریں

"نصرت جہاں آگے بڑھو" پروگرام کیلئے فوری طور پر سرجنوں کی ضرورت ہے۔

احمدی سرجن جو کم از کم ایم بی بی ایس ہوں۔ اپنی خدمات فوراً اپنے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور پیش کریں اور اپنے کوائف سے ہمیں اطلاع دیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

سیرالیون کی احمدی جماعتوں کی تیئیسویں ۲۳ سالانہ کانفرنس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گئی

ملک کے طول و عرض کے احمدی احباب اور متعدد وزراء۔ پیراماؤنٹ چیفس اور دیگر عمائدین کی کثیر شرکت

جماعت احمدیہ کی شاندار دینی۔ تعلیمی اور طبّی خدمات کا اعتراف۔ نماز تہجد میں غلبۂ اسلام کے لئے خصوصی دعائیں

فری ٹاؤن (سیرالیون) بذریعہ تار۔ جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون کی تیئیسویں سالانہ کانفرنس ۱۳ر فروری ۱۹۷۲ء کو بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گئی۔ یہ کانفرنس ۱۱ر فروری کو شروع ہوئی تھی۔ اس میں بہت بڑی تعداد میں احباب نے شرکت فرمائی جن میں وزراء۔ پیراماؤنٹ چیفس اور حکومت کے بڑے بڑے افسران بھی شامل تھے۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کی مذہبی، تعلیمی اور طبّی میدانوں میں ملک کی شاندار خدمت پر شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور محترم وکیل التبشیر صاحب نے خصوصی پیغامات ارسال فرمائے۔

پرنس ولیمز نے جماعت احمدیہ کو ملک کی تعلیمی اور طبّی خدمات پر شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ ملکی سیاست میں دخل اندازی نہیں کرتی بلکہ وہ انسانوں کی بین الاقوامی اخوت پر ایمان رکھتی ہے۔ آپ نے مزید کہا میں اپنی زندگی میں کئی مذہبی لیڈروں سے مل چکا ہوں۔ مگر میں سب سے زیادہ امام جماعت احمدیہ (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کی عظیم روحانی شخصیت سے متاثر ہوا ہوں۔

مکرم جناب ایم، ایس مصطفےٰ نے مشن کے سکولوں اور ہیلتھ سنٹرز کے قیام کے ذریعہ شاندار خدمات انجام دینے کو سراہا۔

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مشنری انچارج نے اپنے افتتاحی خطاب میں جماعت احمدیہ سیرالیون کے آئندہ سال کے پروگرام کے اہم نکات پیش کئے۔ اپنی تقریر کے دوران آپ نے بتایا کہ آج کل عالم اسلام ایک خطرناک صورتِ حال سے دوچار ہے لیکن سیدنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے رُوحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیاں بڑی وضاحت سے بتاتی ہیں کہ بالآخر اسلام غالب آئے گا۔ آپ نے اس موقع پر تمام مسلمانوں سے اسلام کے خلاف سرگرم عمل قوتوں کا مقابلہ کرنے کے لئے متحد ہو جانے کی اپیل کی اور کہا کہ ہم سب کو اسلام کے غلبہ اور ترقی کے لئے دردِ دل سے دُعائیں کرنی چاہئیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور محترم وکیل التبشیر صاحب کی طرف سے کانفرنس کے لئے جو خصوصی پیغامات موصول ہوئے تھے وہ مکرم امیر صاحب نے پڑھ کر سُنائے۔ احمدیہ سکولوں کے بچوں نے کانفرنس میں اپنی مذہبی اور عربی کی معلومات کا مظاہرہ نہایت ہی خوش کن طور پر کیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے گذشتہ سے پیوستہ سال کے دورۂ مغربی افریقہ اور محترم وکیل التبشیر صاحب کے ۱۹۶۵ء کے دورہ کی فلمیں بھی اس موقع پر حاضرین کو دِکھائی گئیں۔

کانفرنس کے ایام میں تہجد کی نماز باجماعت بڑی باقاعدگی سے ادا کی جاتی رہی جس میں خاص طور پر اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے دُعائیں کی گئیں۔

جماعتِ احمدیّہ کی مجلسِ مشاورت

۳۱ر مارچ و یکم و ۲ر اپریل ۱۹۷۲ء کو منعقد ہوگی

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اِس سال انشاء اللہ تعالیٰ مجلس مشاورت ۳۱ر مارچ و یکم و ۲ر اپریل ۱۹۷۲ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کو منعقد ہوگی۔

امراء اضلاع کی خدمت میں درخواست ہے کہ امسال اُن کی طرف سے جن جماعتوں کو نمائندگی کا حق دیا جا رہا ہو۔ ان کی اطلاع ۲۹ر فروری تک اور نمائندگان کی اطلاعات حسب قاعدہ ۱۰ر مارچ تک ضرور بھجوا کر ممنون فرماویں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

الفضل
مورخہ ۲۵ تبلیغ ۱۳۵۱ ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضل اور احسان پر شکر گزاری کا طریق

قبل ازیں ہم واضح کر چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ہستی اور اپنی قدرتِ کاملہ نیز اپنے ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ہونے کے ثبوت کے طور پر اپنے بندوں سے کہا ہے کہ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ تم مجھے پکارو میں تمہیں جواب دوں گا یعنی تم مجھ سے دعا مانگو میں اُسے قبول کر کے تمہیں تمہاری مرادات عطا کروں گا۔ اِس فضل، رحمت اور احسان پر شکر گزاری کے رنگ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے یہ ضروری قرار دیا ہے کہ جب وہ حکم کے رنگ میں اُنہیں پکارے اور اُس کا اُنہیں اِس طرح پکارنا سراسر اُنکے فائدہ کے لئے ہی ہوگا تو ان کا یہ فرض ہے کہ وہ اُس کے حکم پر فوراً لبیک کہیں۔ جب وہ ان کی پکار سنکر ان کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ اس کے حکم کا جواب نہ دیں اور اُس پر لبیک نہ کہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اِس تعلق میں مومنوں کو ان کا فرض یاد دلاتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ۝ (البقرہ آیت ۱۸۷)

جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ سو چاہیئے کہ وہ (یعنی دُعا کرنے والے بھی) میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اپنے رسول اور اس رسول کے نائبین کے ذریعہ ہی پکارتا اور حکم دیتا ہے اور اُس کا بلانا اسی لئے ہوتا ہے کہ وہ انہیں ایک نئی زندگی سے ہمکنار کرے اور جب اللہ کے نام پر اور اُس کی طرف سے اُس کا رسول یا اُس کا کوئی نائب مومنوں کو پکارے تو پھر تمام مومنوں کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ اُس کی آواز پر فوراً لبیک کہیں اور جو حکم بھی وہ انہیں دے اُس پر بدل و جان عمل پیرا ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ مومنوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ لِمَا یُحْیِیْکُمْ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ یَحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗٓ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ (الانفال آیت ۲۵)

یعنی اے مومنو! اللہ اور اس کے رسول کی بات سنو اور اُس کا جواب دو (مراد یہ کہ لبیک کہو)۔ جبکہ وہ (یعنی رسول) تمہیں زندہ کرنے کیلئے پکارے اور جان لو کہ اللہ انسان اور اسکے دل میں حائل ہے اور یہ کہ تم اسی کی طرف زندہ کر کے لوٹائے جاؤ گے۔

اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا ہے کہ جو لوگ شکر گزاری کے جذبہ سے لبریز ہو کر اللہ اور اس کے رسول کی آواز (یعنی حکم) پر ہر حال میں لبیک کہیں گے اور اِس راہ میں پیش آنے والی مشکلات اور تکالیف کو بطیب خاطر برداشت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہت ہی عظیم اجر سے نوازے گا چنانچہ فرمایا:۔

اَلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ؕ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝ (آل عمران آیت ۱۷۳)

یعنی جن لوگوں نے اللہ اور رسول کا حکم اپنے زخمی ہونے کے بعد (بھی) قبول کیا ان میں سے ان کے لئے جنہوں نے اچھی طرح اپنا فرض ادا کیا ہے اور تقویٰ اختیار کیا ہے بڑا اجر ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ان کے احکام پر عمل پیرا ہوں گے اور اِس راہ میں پیش آنے والی تکالیف کو بطیب خاطر برداشت کریں گے انہیں اللہ تعالیٰ بالآخر عظیم الشان کامیابیوں سے نوازے گا اور اس کے بالمقابل جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی آواز پر لبیک کہنے سے جی چرائیں گے اور ان کے احکام پر عمل پیرا نہیں ہوں گے نہ صرف یہ کہ وہ حقیقی کامیابی سے ہمکنار نہیں ہو سکیں گے بلکہ انہیں اِس ناشکری اور اِس حکم عدولی کی وجہ سے عذاب میں بھی مبتلا ہونا پڑے گا اور کوئی تدبیر بھی انہیں اِس عذاب سے بچا نہ سکے گی چنانچہ فرمایا:۔

لِلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰی ؕ وَالَّذِیْنَ لَمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ ؕ اُولٰٓئِکَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۙ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ (الرعد آیت ۱۹)

یعنی جنہوں نے اپنے رب کا کہا مانا ان کے لئے کامیابی ہے اور جنہوں نے اس کا کہا نہیں مانا (ان کی یہ حالت ہوگی کہ) جو کچھ بھی زمین میں ہے اگر (سب) ان کا ہوتا اور اس کے برابر اور بھی (ان کا ہوتا) تو وہ اس سب مال کو دے کر اپنے آپ کو عذاب سے چھڑانے کی کوشش کرتے۔ ان کے لئے بہت ہی بڑا عذاب مقدر ہے اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ رہنے کے لحاظ سے بہت بُری جگہ ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے جہاں اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فرما کر قبولیتِ دعا کی شکل میں نازل ہونے والے اپنے ایک عظیم الشان فضل اور احسان کی طرف توجہ دلائی ہے وہاں ساتھ ہی فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ فرما کر اس طرف بھی متوجہ کیا ہے کہ اِس فضل اور احسان پر شکر گزاری کے رنگ میں بندوں کا یہ فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہر حکم پر لبیک کہتے ہوئے اطاعت کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھائیں اِس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا تعالیٰ ان کی دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے ان کی کوششوں میں برکت ڈالتا چلا جائیگا اور انہیں ایک کامیابی کے بعد دوسری کامیابی عطا کرتا چلا جائے گا۔ لیکن اگر وہ ناشکری کا طریق اختیار کرتے ہوئے اللہ اور رسول کے احکام پر لبیک نہیں کہیں گے اور اطاعت کو لازم نہیں پکڑیں گے تو پھر نہ صرف یہ کہ وہ اِس دنیا میں کامیابی کا منہ نہ دیکھ سکیں گے بلکہ یہاں بھی اور اخروی زندگی میں بھی انہیں عذاب سے دوچار ہونا پڑے گا اور وہ کسی صورت میں بھی اپنے آپ کو اُس عذاب سے چھڑا نہیں سکیں گے۔ اِس سے صاف عیاں ہے کہ قبولیتِ دعا کے شرف سے مشرف ہونے اور اِس دنیا میں فائز المرام ہونے کے لئے ضروری اور از بس ضروری ہے کہ مومن فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ اور اِسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ پر عمل پیرا ہونے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں بصورت دیگر ان کا یہ توقع رکھنا محض بے معنی ہے کہ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ کا خدائی وعدہ ضرور ان کے حق میں پورا ہو۔

جاگو جاگو کہ شب تمام ہوئی

ہمارے والد محترم جناب شیخ روشن دین صاحب تنویرؔ مرحوم سابق ایڈیٹر الفضل ربوہ ہر روز صبح کے وقت ہم کو جگانے کے لئے اپنی مندرجہ ذیل نظم کا پہلا شعر بلند آواز میں سُنایا کرتے تھے:۔ —— (مبارک احمد تنویر ربوہ)

جاگو جاگو کہ شب تمام ہوئی
نور سے خاک ہمکلام ہوئی
نیند ہر ایک پر حرام ہوئی ——

اُٹھو اُٹھو ستارے جاتے ہیں
دیکھو دیکھو نظارے آتے ہیں
کتنے دلکش ہیں کتنے بھاتے ہیں

کھولو کھولو چمن کا دروازہ ——
اندر آنے دو نکہتِ تازہ
گُل کے رُخ پر ہے اوس کا غازہ

یہ ہمالہ ہے برف پوش کھڑا ——
یا اِک انبار ہے تقدّس کا
اس کو کہتے ہیں جلوۂ سینا

یہ افق آتشی و زرد و کبود ——
یا ہیں غلمان و حُور سر بسجود
یا ہم آغوش شاہد و مشہود

تنویرؔ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مغربی افریقہ کے دورہ سے واپسی پر لجنہ اماء اللہ لندن سے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور خطاب

آپ اپنے مقام کو پہچانتے ہوئے اپنی نسل کو مغربی اقوام کی گندی تہذیب سے بچانے کی کوشش کریں

(فرمودہ ۴ر جون ۱۹۷۰ء)

(۲)

الٰہی بشارت اور ہماری ذمہ داری

دوسری اقوام اس بات کی اہل ہی نہیں کہ انہیں ان بشارتوں کا وارث بنایا جائے۔ آپ اہل ہیں۔ آپ کے لئے وہ دروازہ کھولا گیا ہے اس دروازے میں داخل ہونا آپ کا کام ہے اگر فرشتے اس دروازے میں سے داخل ہو کر اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنت میں داخل ہو جائیں تو اس سے آپ کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ فرشتوں کو نہ جنت اس طرح خوش کرتی ہے جس طرح انسان کو اور نہ دوزخ ان کو اس طرح جلاتی ہے جس طرح انسان کو جلاتی ہے کیونکہ دوزخ میں بھی اللہ تعالیٰ کے پیارے فرشتے اللہ تعالیٰ کے خدام اور کارندوں کی حالت میں موجود ہیں۔ دوزخ ان پر کوئی اثر نہیں کرتی۔ لیکن انسان پر دوزخ کا بڑا گہرا اثر ہے۔ اسی طرح ہماری جنت کی خوشیاں انہیں خوش نہیں کر سکتیں۔ ان کی اپنی دنیا ہے جس میں وہ خوش ہیں۔ لیکن انسان کے لئے۔ اس خوش قسمت انسان کے لئے جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہونا چاہتا ہے۔ جب جنت کا دروازہ کھولا جائے تو اس انسان کا فرض ہے کہ وہ کوشش اور تدبیر اور دعا کے ذریعہ سے آگے قدم بڑھائے اور جنت کے دروازہ میں داخل ہو جائے۔ کسی اور نے آپ کی جگہ قدم اٹھا کر آپکے لئے جنت میں دروازہ میں داخل نہیں ہونا۔ یہ کام بہر حال آپ نے ہی کرنا ہے۔ صراط مستقیم آپ کے لئے روشن کیا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ آپ کے لئے اس نور کا پانا اور اس نور سے اپنی زندگیوں کو منور کرنا ممکن ہوگیا ہے۔ جو نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کی فلاح و بہبود کے لئے لے کر آئے تھے۔ اب اس نور کو حاصل کرنا یا نہ کرنا اس سے فائدہ اٹھانا یا نہ اٹھانا یہ آپ کا کام ہے کسی اور نے جس طرح آپ کی جگہ کھانا کھا کر آپ کی سیری کا سامان پیدا نہیں کرنا۔ اسی طرح کسی اور نے اس نور سے فائدہ اٹھا کر آپ کے ماحول کو منور نہیں کرنا۔ یہ آپ نے ہی کرنا ہے۔ آپ کی ذمہ داری ہے۔ اس کے سوا کچھ ہو ہی نہیں سکتا۔

احمدی مستورات میں جذبۂ مسابقت

اس وقت جو چیز میں نے وہاں دیکھی اس سے مجھے یہ فکر پیدا ہوا اور آپ کو بھی ہونا چاہیئے۔ جیسا کہ شروع میں میں نے اشارہ کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی کسی سے رشتہ داری نہیں إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ کا اصول قرآن کریم نے واضح کیا۔ یعنی اللہ کو وہی پیارا ہوگا جو تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرے گا اور خدا تعالیٰ کے لئے اخلاص اور ایثار اور جاں نثاری میں جو ہم سے آگے بڑھ جائیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وہ زیادہ وارث ہوں گے اور ہمارے لئے یہ انتہائی دکھ اور بدقسمتی ہوگی کہ وہ بعد میں آئیں۔ ہماری وجہ سے انہیں وہ نور ملے۔ لیکن ہمیں وہ پیچھے چھوڑ جائیں اور خود آگے نکل جائیں۔ ہماری یہ خواہش تو نہیں کہ وہ پیچھے رہیں۔ لیکن ہمارے دلوں میں یہ تڑپ ضرور ہونی چاہیئے کہ ہم اس دوڑ میں، اس مسابقت میں جب آگے ہی آگے بڑھنا شروع کریں تو ان سے ہم آگے ہی رہیں پیچھے رہنے والے نہ ہوں ورنہ اللہ تعالیٰ ان سے کام لے گا۔ ورنہ تاریخ یہ کہے گی کہ پاکستان میں اللہ کا نور نازل ہوا تھا۔ لیکن پاکستانیوں نے اس کی وہ قدر نہ کی جو سات ہزار میل دور ہونے کے باوجود اہل افریقہ نے اس رنگ میں حاصل کیا کہ پاکستانی مرد یا عورتیں ان کا مقابلہ نہیں کر سکتیں اور اللہ تعالیٰ کے پیار کو ان کی نسبت انہوں نے زیادہ حاصل کر لیا اور خدا تعالیٰ نے ان کو جو سات ہزار میل دور پیدا ہوئے تھے اپنے منصوبہ کو کامیاب کرنے کے لئے، اپنے مقصد کے حصول کے لئے آلہ کار بنایا اور پاکستانیوں کو ٹھکرا دیا۔ بڑی شرم کی بات ہے۔ پس اس جھوٹے ملمع کی طرف نہ دیکھیں جو آج ہمیں نظر آرہا ہے۔ اس چمک کے پیچھے جس طرح پھوڑے کا حال ہے جسم پر جو نمودار ہوتا ہے۔ بڑی چمک، بڑی خوبصورتی نظر آرہی ہوتی ہے۔ لیکن گندی پیپ اس کے نیچے ہے۔ یہی حال اس تہذیب کا ہے آج نہیں تو کل جلد ہی وہ دن آنے والے ہیں۔ جیسا کہ میں نے ۱۹۶۷ء میں انتباہ کیا تھا اور اس پریس کانفرنس میں بھی اس کو دہرایا کہ وہ کوئی لمبا زمانہ نہیں کہ جس کا ہمیں انتظار کرنا پڑے اگلے ۲۵، ۳۰ سال جو اس حساب سے میں نے کہے تھے۔ اب تین سال کم ہو گئے ہیں۔ اس لئے میں یہ کہوں گا کہ ۲۲ اور ۲۷ سال کے عرصہ کے اندر ایک عظیم انقلاب بپا ہونیوالا ہے اس دنیا میں۔ اور اگر یہ قومیں اپنی گندی زلیست سے توبہ نہیں کریں گی تو خدا کی نگاہ میں بد ٹھرائی جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہلاک کر دے گا۔ کیا اس ہلاکت میں آپ حصہ دار بننا چاہتی ہیں؟ یا اس فضل میں حصہ دار بننا چاہتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ آپ کے لئے جس کا حصول ممکن ہوگیا ہے۔

مغربی اقوام کی گندی تہذیب

میری تو تمنا یہ ہے اور دعا یہ ہے کہ آپ ایک احمدی عورت کے مقام کو پہچانتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے خود کو بھی اور اپنی نسل کو بھی اس گندی تہذیب سے بچانے کی کوشش کریں اور دن رات اس کوشش میں رہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی آپ وارث بنیں۔ اس کا غضب آپ کے اوپر نہ بھڑکے یہ ایک حقیقت ہے اور دنیا نے ہزاروں دفعہ اس کا مشاہدہ کیا ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے غضب کی نگاہ ایک سیکنڈ کے لئے بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ ایک سیکنڈ کے اندر قوموں کی قوموں کو اس نے ہلاک کر دیا اور وہ قادر و توانا آج بھی وہ قوت اور طاقت رکھتا ہے کہ اگر دنیا اپنی اصلاح نہ کرے اور دوری کی راہوں کو چھوڑ کر اس کی طرف متوجہ نہ ہو تو وہ ایک سیکنڈ کے اندر اس تہذیب کو جو اپنے آپ کو دنیا کی سب سے بڑی تہذیب سمجھتی ہے مٹا کر خاک کر دے اور پھر شاید ان کے کھنڈرات بھی نہ ملیں۔ پہلی قوموں میں سے بعض کے کھنڈرات ہمیں دنیا میں کہیں کہیں نظر آتے ہیں لیکن ہو سکتا ہے کہ اس قسم کی قہر کی آگ ان اقوام کے اوپر نازل ہو کہ ان کی تلاش آج سے دو تین سو سال کے بعد جب ساری تاریخ اسلام ان کھنڈرات کو تلاش کرنا چاہے تو ان کا نشان بھی کہیں نظر نہ آئے تو ایسی غضب میں، اس قہر میں حصہ دار بننے کی کوشش نہ کریں بلکہ اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اور مادی چمک جو ہے اس گندی تہذیب کی جو نمائش ہے اور بظاہر نظر آتا ہے کہ بڑی اچھی اور خوبصورت ہے اس کے اندر حسن ہے نہ کوئی نور نہ کوئی چمک یا خوبصورتی۔ وہ آپ کو سیدھے راستہ سے دور لے جا کر اس راہ پر نہ کہیں ڈال دے جو ہلاکت کی طرف لے جانے والی راہ ہے۔ دعا کیا کریں بہت اپنے لئے۔ میں تو ہر وقت دعا کرتا ہوں اور بڑی فکر مجھے بعض دفعہ پیدا ہوتی ہے۔ جب بعض حالات میرے سامنے آتے ہیں۔ یہ زندگی چند روزہ ہے جو چند روزہ زندگی ہے وہ بھی کوئی اتنی آرام دہ اور سکھ کی نہیں ہے۔ اگر ہم اپنے دل میں دنیا کی خواہش رکھیں جن کے پاس کروڑوں روپیہ ہے ان کے دل بھی مطمئن نہیں اور تسلی ان کو نہیں اور چاہتے ہیں کہ ان کو اور بھی مل جاتے۔ یہ دنیا کا گند انسان اپنی ساٹھ یا ستر سال کی زندگی کی خاطر اس ابدی حیات کا وہ فکر نہیں کر رہا جس کے لئے اس کو پیدا کیا گیا ہے۔

اُخروی اور دنیوی زندگی کا تقابل

اگر آپ روز ایک دفعہ یہ سوچ لیا کریں کہ ہماری یہ زندگی اس زندگی کے مقابلہ میں جس کا ہم سے وعدہ دیا گیا ہے اتنی بھی نہیں جیسے سمندر کے مقابلہ میں سمندر کا ہی ایک قطرہ تو شاید دل کے اندر اللہ تعالیٰ کا تقویٰ زیادہ شدت کے ساتھ پیدا ہو۔ شاید آپ اللہ تعالیٰ کے حضور زیادہ عاجزانہ طور پر جھکنے والی بن جائیں۔ شاید آپ کو یہ احساس اور بھی زیادہ ہو جائے کہ آپ کی اپنے نفسوں کے لئے، اپنے خاندان کے لئے اور دنیا کے لئے کیا ذمہ داریاں ہیں۔ شاید اللہ تعالیٰ اس طرح آپ کو توفیق عطا کرے کہ آپ ذمہ داریوں کو سمجھنے کے بعد ان کو نباہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کریں۔ اس رضا کو جو وہ آپ کو دینا چاہتا ہے اور بہت سی جو سستی کے نتیجہ میں، جہالت کے نتیجہ میں دنیا کی محبت کے نتیجہ میں اس عظیم محبت الٰہی کو ٹھکرا دینے کیلئے تیار ہو جاتی ہیں اس دنیا کی خاطر جو چند روزہ گندی اور غلیظ دنیا ہے۔ یہ چند دن کی زندگی ہے اسے بھول جائیں خصوصاً اس وقت جب ہم ایک موڑ کے اوپر آگئے ہیں اپنی احمدیت کی تاریخ کے اندر اور عنقریب جیسا کہ میں نے بتایا ہے ایک انقلاب عظیم بپا ہونیوالا ہے

(بقیہ ص ۷ پر)

مسجد فضل لندن میں عیدالفطر کی بابرکت تقریب

دو ہزار احباب کی شمولیت - پانچ سو انگریز مہمانوں کی آمد

کھانے اور مہمان نوازی کا وسیع انتظام - کارکنان کی انتھک مساعی

ملکی پریس میں وسیع اشاعت

مکرم خواجہ نذیر احمد صاحب۔ پریس سیکرٹری مسجد فضل لندن

عیدالفطر اس ملک میں غیر مسلموں خصوصاً انگریزوں تک اسلام کا پیغام پہنچانے کا ذریعہ ہوتی ہے مکرم امام صاحب نے عید پر بہت سے غیر مسلموں کو مدعو کرنے کا فیصلہ کیا۔

مجلس عاملہ کی میٹنگ بلا کر پروگرام کو ان کے سامنے رکھا اور مکرم عطاء المجیب راشد صاحب کی صدارت میں ایک کمیٹی مقرر کر دی۔ اس کمیٹی کے ذمہ دوسری کمیٹیوں کی تشکیل اور عید کا پروگرام طے کرنا تھا

غیراز جماعت کے لئے دعوتی کارڈ دو ہزار کی تعداد میں چھپوائے گئے۔ ہم نے تیرہ سو دعوت نامے ابھی جاری کئے تھے کہ ہماری حیرت کی انتہا نہ رہی۔ بھاری تعداد میں لوگوں نے عید پر آنے کا وعدہ کیا جن میں اسلامی ممالک کے سفیر، سفارتی نمائندے۔ میئر۔ سابق میئر۔ کونسلر۔ اخبار اور ٹیلی ویژن کے نمائندے۔ پادری سکولوں اور کالجوں کے اساتذہ اور طلباء۔ روٹری کلب کے ممبر۔ کمیونٹی ڈویلپمنٹ کے افسر۔ پولیس افسر۔ مسجد کے پڑوسی۔ نیز تبلیغی انگریز غرض معاشرے میں اونچا مقام رکھنے والے اور عام آدمی سبھی نے ہماری توقعات سے کہیں زیادہ اس تقریب میں شامل ہونے کا وعدہ کیا۔

جن لوگوں کو ہم نے مدعو کیا تھا اگر مرد کو دعوت دی تو اس کی طرف سے یہ سوال تھا کیا میں اپنی بیوی بھی لا سکتا ہوں؟ اگر میاں بیوی کو مدعو کیا تو انہوں نے اجازت چاہی کہ ہمارے دو چھوٹے بچے جن کی عمر ۵ اور ۸ سال ہے۔ بہت ہی سلجھے ہوئے ہیں کیا ہم ان کو مسجد لا سکتے ہیں۔ کسی نے فون کیا ہمارے دوست ہمارے ساتھ آنا چاہتے ہیں۔ ہم نے اُن کی اس خواہش کو پورا کیا۔ ایک معمار کو جس نے ۱۹۲۴ء میں فضل مسجد کی تعمیر میں حصہ لیا تھا جب پتہ چلا کہ مسجد میں تقریب ہے اور لوگ مدعو ہیں تو اس کا اشتیاق باوجود ضعیف العمر کے اسے اور اس کی ضعیف بیوی کو اس تقریب میں کھینچ لایا۔ اس قدر مہمانوں کے لئے جگہ کی کمی کے پیش نظر مشن ہاؤس کے وسیع میدان میں ایک خیمہ نصب کیا گیا تا کہ وہاں دوست نماز پڑھ سکیں۔

نہ صرف جگہ کا مسئلہ ہی حل کرنا ہمارے لئے مشکل تھا بلکہ اس کے ساتھ مہمانوں کے طعام کا بندوبست اور احباب جماعت مستورات اور بچوں کے لئے نماز عید کے بعد چائے کا مہیا کرنا بھی تھا۔

تقریباً آٹھ سو مہمانوں کے لئے کھانے کا انتظام کیا گیا۔ جس میں ۳۵۰ انگریز مرد اور عورتیں۔ غیر احمدی احباب اور جلنگھم۔ مانچسٹر۔ لیمنگٹن سپا۔ ویلز۔ پرسٹن۔ ہائی ویکمب۔ کونٹری۔ برمنگھم۔ ساؤتھ آل وغیرہ کی جماعتوں سے آنے والے دوست شامل تھے۔ اس کے علاوہ دو ہزار (۲۰۰۰) سے ۲۲۰۰ تک مردوں، عورتوں اور بچوں کے لئے چائے اور سموسوں کا انتظام کیا گیا۔

ناظم عید گاہ جناب چوہدری اعجاز احمد صاحب نے اپنے معاونین سمیت بڑی محنت و جانفشانی سے کرسیوں۔ میزوں اور فرش کے لئے مناسب اشیاء کا انتظام کیا۔ خیمہ کا آرڈر دے دیا گیا۔ سردی اور طوفان باد و باراں اس ملک کی ایک خاص سوغات ہے اس سے بچنے کے لئے ہیٹر۔ روشنی کا معقول بندوبست کیا گیا

اس موقع پر ناصرات الاحمدیہ کی بچیوں نے ۵۰۰ گز جھنڈیاں تیار کیں۔ تا کہ خیمہ اور ہال کو مہمانوں کے لئے عید کی خوشی میں سجایا جائے۔ لجنہ اماء اللہ نے بھی مہمانوں کی ضیافت کے انتظام میں بھرپور امداد فرمائی مکرم خالد صاحب ناظم ضیافت اور آپ کے رفقاء کار کی محنت شاقہ اور ایثار و خلوص کی وجہ سے قابل تعریف رہا۔

اس تمام مشینری کو متحرک رکھنے کے لئے ڈاکٹر ولی شاہ صاحب قائد خدام الاحمدیہ اور آپ کے رفقاء ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔ مسجد مشن ہاؤس۔ مسجد اور مشن ہاؤس کے گرد و نواح کا وسیع علاقہ ہر وقت وقار عمل کا محتاج ہے۔ کوئی ہفتہ ہی شاذ و نادر ایسا ہو گا کہ وقار عمل نہ ہوتا ہو۔ تقاریب سے قبل اور بعد میں جس قدر کام کرنا پڑتا ہے وہ بے حساب ہے۔ عید سے قبل اور بعد میں ساری عمارت خصوصاً مسجد ہال۔ لائبریری۔ وضو کرنے کی جگہ کی صفائی بڑا ہی محنت کا کام ہے۔ جسے قائد محترم اور خدام نے باحسن انجام دیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے

ہم نے ۱۱ بجے نماز کا وقت دعوت نامے پر لکھا تھا۔ مہمان اور احباب جماعت ۱۰ بجے آنا شروع ہو گئے۔ استقبالیہ کے ممبران نے مہمانوں کو مناسب جگہ پر بٹھانا شروع کر دیا مہمانوں کے ساتھ آنے والی انگریز خواتین کو ہم نے روایات کے خلاف علیحدہ کر کے مستورات کے ساتھ بھیج دیا جسے انہوں نے بڑی خوشی سے قبول کیا۔ اور اس وقت تک انگریز خواتین احمدی مستورات کے ساتھ رہیں جب تک کہ امام صاحب کی طرف سے باقاعدہ اس تقریب کے اختتام کا اعلان نہیں ہوا بعض خواتین کے اشتیاق کا یہ عالم تھا کہ ان کے مرد باہر کھڑے ان کا انتظار کر رہے تھے مگر وہ اسلام اور اسلامی معاشرے عبادات۔ آنحضرت اسلامی اور دوسرے سوالات کا جواب حاصل کرنے کے لئے بڑی دیر تک احمدی مستورات سے مصروف گفتگو رہیں۔ ہماری نومسلم احمدی خواتین جن میں مسز بجری حمید۔ مسز خدیجہ نذیر مسز وارڈ۔ انگریز مہمان خواتین کی خصوصی توجہ کا مرکز بنی رہیں۔ ان کی مذہب کے ساتھ والہانہ محبت اور پر وقار اسلامی لباس کا بہت اثر لے کر گئیں۔ عورتوں نے پر وقار لباس دیکھ کر انہوں نے بڑی دلچسپی ظاہر کی۔ نماز اور خطبے کے دوران مستورات کے نظم و ضبط کی بڑی تعریف کی۔ سب سے پیاری چیز ان کے لئے سجدہ اور صفوں میں کھڑے ہونا اور ایک آواز پر حرکت کرنا تھا۔ بعض عورتوں نے کہا کہ ایشین کمیونٹی کے بارے میں جو پروپیگنڈا ہو رہا ہے اس کے برخلاف ہم تو یہ نظارہ دیکھ کر حیران ہیں کہ یہ پڑھے لکھے اور پاکستانی کہاں سے آ گئے یہاں تو عالم ہی اور ہے۔ کس قدر پیاری حرکتیں ہیں۔ کس قدر نظم و ضبط ہے۔ کس قدر خلوص اور محبت ہے اور مہمان نوازی کا کتنا اعلیٰ معیار ہے حیرت و استعجاب سے دیکھتی رہیں ان عورتوں کے متعلق ہم سنا کرتی تھیں کہ پردے کی وجہ سے گھروں کی چار دیواری میں مقید ہیں۔ تہذیب و تمدن کی جھلک انہوں نے نہیں دیکھی ہو گی مگر یہ پردے میں رہنے والی مہذب بھی ہیں متمدن بھی ہیں۔ تعلیم یافتہ بھی ہیں اور اسلام کی مقرر کردہ حدود میں رہتے ہوئے آزاد بھی ہیں۔ پردہ بھی قائم ہے۔

بعض انگریز خواتین نے آج تک مسجد نہیں دیکھی تھی اور ان کے ذہنوں میں مسجد کا نقشہ کچھ اور ہی تھا۔ مسز بجری حمید نے ان عورتوں کو مسجد میں لے جا کر مسجد دکھائی ان کے خیال میں مسجد کے اندر خوبصورت قیمتی فرنیچر ہو گا۔ اور دیواروں پر نقش و نگار ہوں گی۔ چھت پر نقش و نگار ہو گا۔ مگر جب اندر داخل ہوئیں تو ان کی حیرت کی انتہا نہ رہی۔ کہنے لگیں بس یہی کچھ ہے کیا اتنی سادہ چیز بھی دنیا میں کوئی ہو سکتی ہے؟

مہمان مردوں میں اخباری نمائندوں اور خبر رساں ایجنسیوں کے علاوہ میئر اور سابقہ میئر وانڈزورتھ شریک دعوت ہوئے۔

ہمارے مہمانوں میں چند سکھ معزز دوست بھی شامل تھے۔ جو شروع سے لے کر آخر تک ہمارے ساتھ رہے اور دوستوں سے اس اشتیاق سے ملے کہ گویا بچھڑے ہوئے آج تقریب کی بدولت ملے ہیں۔ حاضرین کا یہ عالم تھا کہ مسجد میں تل دھرنے کی جگہ نہ تھی۔ خیمہ پُر ہو چکا تھا۔ لوگوں نے سڑکوں پر نماز ادا کی اخبار ریکنگ لندن نے دو دن تک سڑکوں پر نماز عید ادا کرنے والوں کی تصاویر شائع کیں۔

انگریزوں کے لئے یہ ایک انوکھا تجربہ تھا ایک عورت نے پوچھا کہ کیا یہ تقریب ۲۰ سال کے بعد ہوتی ہے؟ اس کو بتایا گیا کہ نہیں ہر سال بلکہ سال میں دو دفعہ تو اس نے کہا کہ آپ لوگوں نے مجھے ۲۰ سال

(باقی صفحہ)

(بقیہ صفحہ ۳)

ایک ایسا REVOLUTION کہ جو اس سے پہلے سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے اور کبھی نہیں ہوا۔ نہ دنیا کی آنکھ نے کبھی ایسا REVOLUTION دیکھا نہ آگے دیکھے گی۔ اور دنیا کی کایا پلٹ ہو جائے گی۔ اس وقت جو سست ہوں گے وہ پچھتا رہے ہوں گے۔ قبل اس کے کہ وہ دن آئے آپ اپنی سستیوں کو دور کریں اور کوشش کریں کہ انتہائی قربانی دے کر اسلام کے غلبہ اور اس کی فتح کے دن کو قریب لانے والی ہوں۔ خدا کرے کہ آپ اپنے نفس کی حقیقت، اپنے مقام، اپنی ذمہ داریوں کو پہچاننے لگیں اور اللہ تعالیٰ کے پیار کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے والی ہوں۔ آمین۔ اب میں دعا کروا دیتی ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا (۶)

مسل نمبر ۲۰۶۹۶

میں سعیدہ بیگم زوجہ ملک محمد الدین صاحب قوم ککے زئی افغان پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال۔ بیعت پیدائشی ساکن ساہیوال ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

(۱) حق مہر پانچ ہزار روپے وصول شدہ

(۲) زرعی اراضی سات ایکڑ مالیت اکیس ہزار روپے مع ٹیوب ویل

(۳) طلائی زیور وزنی نو تولے مالیت ۔/۱۴۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ: سعیدہ بیگم 360 رحمٰن چوک ساہیوال

گواہ شد: لطیف احمد شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ساہیوال

گواہ شد: محمد الدین بقلم خود 360 رحمٰن چوک ساہیوال

مسل نمبر ۲۰۶۹۷

میں رشیدہ بیگم زوجہ عبدالسلام صاحب قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ سال بیعت ۱۹۴۴ء ساکن دودیاہ جتال ضلع میرپور آزاد کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:

(۱) حق مہر مبلغ دو صد روپے (/۲۰۰) جس میں سے یک صد روپے وصول کرکے چندہ تحریک جدید ادا کر دیا ہوا ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: رشیدہ بیگم زوجہ عبدالسلام صاحب دودیاہ جتال ضلع میرپور۔ آزاد کشمیر۔

گواہ شد: مولوی فضل احمد صدر جماعت احمدیہ دودیاہ جتال ضلع میرپور آزاد کشمیر۔

گواہ شد: عبدالسلام ولد فقیر محمد دودیاہ جتال آزاد کشمیر

مسل نمبر ۲۰۶۹۹

میں سراج بیگم زوجہ عبداللطیف صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۵۱ سال ساکن راولپنڈی ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

(۱) حق مہر وصول شدہ ۳۲/۳۷ روپے

(۲) طلائی زیور وزنی پانچ تولے دس ماشے مالیتی ۔/۱۲۷۸ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: سراج بیگم B/1670 سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی۔ گواہ شد: ظہور احمد منشی B/1676 سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی۔

گواہ شد: محمد عبداللہ خاں کانپوری صدر حلقہ سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی۔

مسل نمبر ۲۰۷۰۰

میں حمیدہ بیگم زوجہ محمد اقبال صاحب قوم گونڈل پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت پیدائشی ساکن سیالکوٹ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:

(۱) حق مہر بذمہ خاوند ۔/۳۲ روپے

(۲) طلائی زیور تین تولے مالیتی ۔/۵۵۵ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۔/۳۰ روپے بطور جیب خرچ ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامۃ: حمیدہ بیگم ۱۹/۸۷ وزیر پورہ سیالکوٹ

گواہ شد: محمد اقبال

گواہ شد: جلال الدین شاہد صاحب جماعت احمدیہ سیالکوٹ

انصار اللہ اور تحریک جدید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کے ذمہ اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق جو کام لگایا ہے وہ بڑا ہی اہم اور بڑا ہی مشکل ہے .... آج اللہ تعالیٰ نے جو فیصلہ کیا ہے کہ وہ پھر سے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرے گا یہ مجلس اس وعدہ کو پورا کرنے کے لئے جدوجہد کرے اور ساری جماعت ان کے ساتھ شامل رہے کیونکہ سارے ایک جان ہی ہیں۔"

انصار اللہ کے معنے ہیں اللہ تعالیٰ کے دین کے مددگار۔ پس ہمارے انصار اللہ بھائیوں کو چاہیئے کہ اشاعت اسلام ممالک بیرون کے لئے اپنی تمام تر استعدادوں کو استعمال کریں۔ اور تحریک جدید کے مالی جہاد کو زیادہ سے زیادہ مضبوط تر کریں۔ تاکہ ہماری زندگیوں میں اسلام کل ادیان پر غالب آ جائے۔ آمین

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

مکرم میاں علم الدین صاحب ولد محمد عبداللہ صاحب مرحوم ساکن بدوملہی ضلع سیالکوٹ جو مورخہ ۱۹ جنوری ۱۹۵۳ء کو قضائے الٰہی سے وفات پا گئے تھے اس وقت کے حالات کے مطابق انہیں وہیں امانتاً دفن کر دیا گیا تھا۔ مرحوم کے پوتے (میرے داماد) عزیزم سعید الدین چارٹرڈ اکونٹنٹ حال مقیم برسلز بلجیم نے مرحوم کا حصہ جائداد ادا کر کے خواہش کی کہ مرحوم کا جسم خاکی برائے تدفین ربوہ پہنچایا جائے۔ چنانچہ خاکسار ان کا جنازہ ۲۰/۲/۷۲ کو بذریعہ ریل ربوہ لایا اور مورخہ ۲۱/۲/۷۲ کو بعد نماز عصر مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے جنازہ پڑھایا جس میں مقامی بزرگان و احباب نے شرکت کی اور بعد جنازہ مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحوم کم گو۔ نیک سیرت دعاگو بزرگ تھے ۱۹۱۸ء میں بیعت کی تھی۔ بزرگان سلسلہ و احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور ان کے پوتے اور اس کی اولاد کو مرحوم کی نیک صفات کا وارث بنائے۔ آمین۔

(محمد عبداللہ اعجاز)

خریداران الفضل کے لئے ضروری اعلان

مورخہ ۲۵/۲/۷۲ کے بعد اگر کسی خریدار کو بذریعہ ایجنٹ الفضل کا پرچہ نہ ملے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ آپ کے ایجنٹ صاحب نے الفضل کا بل ادا نہیں کیا نہ بقایا رقم ادا کی ہے اور نہ ادائیگی سے متعلق کوئی تسلی بخش جواب دیا ہے۔ (مینیجر)

مسل نمبر ۲۰۷۰۲

میں خوشی محمد ولد منگو خان صاحب قوم منجوعہ پیشہ کاشتکاری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۴۰ء ساکن دودیاہ جتال آزاد کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

(۱) ۵ کنال زمین عارضی الاٹ ہے اگر یہ مستقل الاٹ ہوگئی تو اس پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۔/۴۰۰ روپے سالانہ آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: خوشی محمد ولد منگو خان صاحب دودیاہ جتال ضلع میرپور آزاد کشمیر ڈاکخانہ راجہ دھانی۔

گواہ شد: عبداللطیف ولد فضل احمد صاحب دودیاہ جتال۔ آزاد کشمیر

گواہ شد: عبدالسلام ولد فقیر محمد صاحب دودیاہ جتال۔ آزاد کشمیر۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو شخص خدا تعالیٰ کا ہو جائے خدا تعالیٰ ساری دنیا کو اس کا بنا دیتا ہے

خدا تعالیٰ ایسے شخص کی ہمیشہ حفاظت کرتا ہے اور اسے غلبہ کا نشان عطا فرماتا ہے

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

"جو شخص اللہ تعالیٰ کا ہو جائے اللہ تعالیٰ ساری دنیا کو اس کا بنا دیتا ہے اور ذرہ ذرہ اس کی تائید میں لگا دیتا ہے۔ شرارتیں بھی ہوتی ہیں مخالفتیں بھی ہوتی ہیں اور فتنے بھی اٹھتے ہیں مگر اسے مٹانے کے لئے نہیں بلکہ اس کی عزت اور عظمت کو ظاہر کرنے کے لئے۔ ایک شخص اپنے گھر میں بیٹھا رہتا ہے اور کہتا ہے کہ میں تباہ نہیں ہوا۔ تو لوگ کہتے ہیں کہ تم پر کوئی آفت تو آئی ہی نہیں تم تباہ نہ ہوئے تو کون سے تعجب کی بات ہے۔ مگر ایک کو لوگ سمندر میں پھینکتے ہیں۔ آگ میں ڈالتے ہیں مگر وہ نہیں مرتا تو دوسرے اس سے لازماً مرعوب ہوتے اور سمجھ لیتے ہیں کہ یہ کوئی غیر معمولی آدمی ہے۔ ہم میں سے کتنے لوگ ہیں جو آگ میں نہیں جلے اور ہم سب کا یہاں موجود ہونا ہی اس بات کا ثبوت ہے کہ ہم آگ میں نہیں جلائے گئے۔ مگر کیا ہمارا نہ جلنا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نہ جلنا ایک ہی بات ہے۔ کیا اگر کوئی کہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ نے نہیں جلایا تھا تو تم بھی اس کے جواب میں کہہ سکتے ہو کہ ہمیں بھی نہیں جلایا گیا ظاہر ہے کہ ان دونوں باتوں میں کوئی نسبت ہی نہیں تم کو آگ میں ڈالا ہی نہیں گیا مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا اور پھر وہ نہیں جلے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر حملے ہوتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ ان کو تباہی سے بچاتا ہے تا وہ کہہ سکیں کہ ان کو تباہ کرنے کی کوششیں کی گئیں۔ مگر وہ تباہ ہوئے نہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دعویٰ کہ وہ آگ میں نہیں جلے ان کی عظمت کو ظاہر کرتا ہے۔ مگر تمہارا یہ کہنا کہ تم آگ میں نہیں جلے ایک پاگل کی بڑ سمجھی جائے گی۔ کیونکہ تمہیں جلانے کی کوئی کوشش ہی نہیں کی گئی لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جلانے کے لئے بادشاہ اور رعایا سب نے اکٹھے ہو کر کوشش کی۔ اور آپ کو آگ میں ڈال کر جلانا چاہا مگر اللہ تعالیٰ نے بارش نازل کر کے آگ کو بجھا دیا۔ اور ایک ایسا نشان ظاہر کیا جس سے سب مخالف مرعوب ہو گئے اور انہوں نے اپنا ارادہ ہی چھوڑ دیا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تباہ کرنے کی کوششیں کی گئیں مگر خدا تعالیٰ نے آپ کو ہمیشہ محفوظ رکھا اور یہ آخری غلبہ ہی خدا تعالیٰ کا نشان ہوتا ہے اور یہ ہی ثابت کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے نیک بندوں کو وہ عظمت اور شان حاصل ہے جو دوسروں کو نہیں۔ اور یہ مقام کسی سے مخصوص نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ ہر انسان کو دعوت دیتا ہے کہ وہ آئے اور اسے حاصل کرے۔"

(الفضل ۱۳ اپریل ۱۹۳۹ء)

بقیہ صفحہ ۴

مدعو کیا ہے میں سمجھی تھی کہ یہ تقریب ۲۰۰ سال بعد ہوتی ہے آپ نے مجھے اس سے پہلے بلایا ہی نہیں ایک پڑوسی نے کہا۔ ۱۰ سال پہلے مسجد آیا تھا۔ لوگوں کو بڑی حیرت تھی کہ یہ کھانا مفت ہے کئی لوگوں نے پوچھا کہ کیا ہمیں کچھ دینا پڑے گا۔ گرجوں میں چندہ کی تھیلیاں لگی ہوتی ہیں۔ ایک آدمی نے کہا کہ آپ لوگوں کی مہمان نوازی قابل ستائش ہے آپ کا ہر آدمی یہ سمجھتا ہے کہ مہمانوں کی تواضع اور خدمت ہمارا فرض ہے چنانچہ مجھ سے ۱۲ آدمیوں نے پوچھا کہ تم نے کھانا کھایا ہے یا نہیں اور کیا میں اور کچھ لا سکتا ہوں بعض نے عید کے بارے میں سوالات کئے ان کو اس کا معقول جواب دیا گیا ہماری یہ تقریب خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بڑی ہی کامیاب رہی۔ یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل تھا اور انتظامیہ کا تعاون اور دن رات کی محنت کا۔ ہماری اس ساری تقریب کی تصاویر دوسرے ملکی اخبارات میں شائع ہوئیں۔

اس کے علاوہ یورپ میں سوئٹزرلینڈ کے اخباروں نے ہماری عید کی تصاویر اور خبریں شائع کیں۔

لندن کے علاوہ گلاسگو میں محترم بشیر احمد صاحب آرچرڈ نے نماز عید پڑھائی۔ لیڈز۔ بریسٹن اور برمنگھم کی جماعتوں میں بھی عید کی نماز ادا کی گئی۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

اسلام آباد ۲۳ فروری۔ آج صدارتی کابینہ کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں قومی مفاد سے متعلق متعدد مسائل پر غور کیا گیا اجلاس دو گھنٹے تک جاری رہا۔ صدر بھٹو نے اس کی صدارت کی۔ اجلاس میں صوبوں کے وزراء کے علاوہ بیرونی قرضوں اور کنسورشیم سے متعلق صدارتی مشیر مسٹر ایم ایم احمد نے بھی شرکت کی۔

پیکنگ ۲۳ فروری آج صدر نکسن اور مسٹر چو این لائی کے درمیان بات چیت کا تیسرا دور بھی مکمل ہو گیا۔ آج کی گفتگو اسٹیٹ گیسٹ ہاؤس میں منعقد ہوئی جہاں صدر نکسن مقیم ہیں۔ مسٹر چو این لائی خود ان سے ملاقات کے لئے وہاں گئے۔ ملاقات کے مقام میں تبدیلی سے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ چینی حکومت صدر نکسن اور امریکی حکومت سے پرتپاک طریق سے پیش آ رہی ہے آج شام مسز نکسن نے پیکنگ کے قریب ایک گلاس فیکٹری اور ایک کمیون کا معائنہ کیا

تل ابیب ۲۳ فروری اسرائیلی وزیر خارجہ نے بتایا ہے کہ آئندہ دو سال کے عرصہ میں اسرائیل کے مجموعی بجٹ میں ۴۰ فی صد اضافہ ہو جائے گا اور اسرائیل بہت وسیع پیمانے پر فضائیہ کے لئے ہتھیار حاصل کرے گا اور اپنی دفاعی قوت میں اضافہ کرے گا۔ اسرائیل کے بجٹ میں ۷۵ ہزار نئے تارکین وطن یہودیوں کی آباد کاری کی بھی گنجائش رکھی گئی ہے۔

مرغیوں کے ٹیکے، ادویات

مورخہ ۲۵-۲۶ فروری کو صبح سات بجے مرغیوں کو رانی کھیت نازل پاکس کے ٹیکے لگائے جائیں گے خواہشمند حضرات مرغیوں کو ٹیکے لگوائیں نیز مرغیوں کی امراض کی موثر ادویات بنانے والا ادارہ یاد رکھیں۔
مینیجر ڈاکٹر این اے صدیقی پولٹری کنسلٹنٹ سنٹر
دار الرحمت (رحمت بازار) ربوہ

محترم چوہدری شاہ محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مرالہ وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ میرے والد ماجد چوہدری شاہ محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مرالہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات ۱۴ فروری کو اچانک وفات پا گئے۔

والد ماجد ایک برات میں جو ایک گاؤں گدھر سے گاکھڑا جا رہی تھی شریک تھے جائے حادثہ یعنی موضع کھوکھروالی پہنچنے تک تقریباً ۲۶ میل تک مسلسل تبلیغ میں مشغول رہے۔ جب بس کھوکھروالی گاؤں میں پہنچی تو تمام براتیوں کو بلند آواز سے کہنے لگے کہ اب کوئی شخص سر یا بازو بس سے باہر نہ نکالے۔ کیونکہ گاؤں کی گلی کم چوڑی ہے۔ اس کے بعد آپ نے خود اپنے دوست چوہدری اکبر علی صاحب کو (جو اس گاؤں کے واحد احمدی تھے) آواز دینے کے لئے بے دھیانی میں اپنا سر باہر نکالا۔ اور اسی لمحہ مکان کی دیوار سے ٹکرا کر اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

والد ماجد احمدیت کے فدائی تھے۔ اور دن رات فریضہ تبلیغ ادا کرنے میں مصروف رہتے تھے۔ دینی اور دنیوی ہر لحاظ سے آپ کو گاؤں میں بڑا مقام حاصل تھا۔ قرآن مجید پر عبور حاصل تھا۔ آپ بنیادی جمہوریت کے انتخاب میں جتنی بار کھڑے ہوئے بفضل اللہ کامیاب ہوئے۔ گاؤں کے سربراہ تھے آپ کے مشورہ کے بغیر کوئی کام نہیں ہوتا تھا سب لوگ آپ سے ہی فیصلہ کراتے تھے۔

آپ تقریباً پندرہ سال کی عمر میں احمدی ہوئے آپ کی تبلیغی کوششوں سے ہمارے گاؤں میں اب ایک بڑی جماعت قائم ہو گئی ہے سنہ ۱۹۵۴ء یعنی تقریباً ۱۷ سال سے جماعت کے پریذیڈنٹ چلے آ رہے تھے آپ موصی تھے۔ گاؤں کے قبرستان میں امانتاً دفن کئے گئے۔ آپ باقاعدہ تہجد گزار تھے قرآن مجید سے حقیقی عشق تھا احمدیت کے نڈر مبلغ تھے بہت مہمان نواز اور غریب پرور تھے۔ خدمت خلق کا آپ کو بہت شوق تھا۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بلند مقام عطا فرمائے اور ہمیں اس صدمہ عظیم کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ میرے علاوہ میرے پانچ چھوٹے بھائی اور دو بہنیں ہیں دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارا حافظ و ناصر ہو۔ آمین (بشیر احمد بی اے بی ایڈ۔ ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵